ماہ محرم کے اعمال

<"xml encoding="UTF-8?>

واضح ہو کہ محرم کا مہینہ اہلبیت اور ان کے پیروکاروں کے لئے رنج و غم کا مہینہ ہے ۔امام علی رضا ـسے روایت ہے کہ جب ماہ محرم آتا تھا تو کوئی شخص والد بزرگوار امام موسٰی کاظم ـ کو ہنستے ہوئے نہ پاتا تھا ،آپ پر حزن و ملال طاری رہا کرتا اور جب دسویں محرم کا دن آتا تو آہ وزاری کرتے اور فرماتے کہ آج وہ دن ہے جس میں امام حسین ـ کو شہید کیا گیا تھا ۔

پہلی محرم کی رات سید نے کتاب اقبال میں اس رات کی چند نمازیں ذکر فرمائی ہیں :
(۱)سورکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد اور سورئہ توحید پڑھے :
(۲)دورکعت نماز جس کی پہلی رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد سورئہ انعام اور دوسری رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد سورئہ یاسین پڑھے :
(۳)دو رکعت نماز جس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ سورئہ توحید پڑھے :
روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص اس رات دو رکعت نماز ادا کرے اور اس کی صبح جو کہ سال کا پہلا دن ہے روزہ رکھے تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو سال بھر تک اعمال خیر بجا لاتا رہا ،وہ شخص اس سال محفوظ رہے گا اور اگر اسے موت آجائے تو وہ بہشت میں داخل ہو جائے گا ،نیز سید نے محرم کا چاند دیکھنے کے وقت کی ایک طویل دعا بھی نقل فرمائی ہے۔

پہلی محرم کا دن اسلامی سال کا پہلا دن ہے اس کے لئے دو عمل بیان ہوئے ہیں ۔
(۱)روزہ رکھے،اس ضمن میں ریان بن شبیب نے امام علی رضا ـسے روایت کی ہے ۔ کہ جو شخص پہلی محرم کاروزہ رکھے اور خدا سے کچھ طلب کرے تو وہ اس کی دعا قبول فرمائے گا ،جیسے حضرت زکریا ـکی دعا قبول فر مائی تھی ۔
(۲)امام علی رضا ـسے روایت ہوئی ہے کہ حضرت رسول پہلی محرم کے دن دو رکعت نماز ادا فرماتے اور نماز کے بعد اپنے ہاتھ سوئے آسمان بلند کر کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے :
اَللّٰھمَّ َنْتَ الْاِلہ الْقَدِیمُ، وَھذِہ سَنَة جَدِیدَة، فَسَْلُکَ فِیھا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطانِ
اے اللہ! تو معبود قدیمی ہے اور یہ نیا سال ہے جو اب آیا ہے پس اس سال کے دوران میں شیطان سے بچاؤ کا سوال کرتاہوں اس
وَالْقُوَّةَ عَلَی ھذِہ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوئِ وَالاشْتِغالَ بِما یُقَرِّبُنِی ِلَیْکَ یَا کَرِیمُ،
نفس پر غلبے کا سوال کرتا ہوں جو برائی پر آمادہ کرتا ہے اور یہ کہ مجھے ان کاموں میں لگا جو مجھے تیرے نزدیک کریں اے مہربان
یَا ذَا الْجَلالِ وَالْاِکْرامِ یَا عِمادَ مَنْ لا عِمادَ لَه یَا ذَخِیرَةَ مَنْ لا ذَخِیرَةَ لَه یَا حِرْزَ
اے جلالت اور بزرگی کے مالک اے بے سہاروں کے سہارے اے تہی دست لوگوں کے خزانے اے بے کسوں کے

نگہبان

مَنْ لاَ حِرْزَ لَه یَا غِیاثَ مَنْ لاَ غِیاثَ لَه یَا سَنَدَ مَنْ لاَ سَنَدَ لَه یَا کَنْزَ مَنْ لاَ کَنْزَ لَه

اے بے بسوں کے فریاد رس اے بے حیثیتوں کی حیثیت اے بے خزانہ لوگوں کے خزانے اے بہتر آزمائش کرنے والے

یَا حَسَنَ الْبَلاءِ یَا عَظِیمَ الرَّجاءِ یَا عِزَّ الضُّعَفاءِ یَا مُنْقِذَ الْغَرْقیٰ یَا مُنْجِیَ الْھَلْکیٰ

اے سب سے بڑی امید اے کمزوروں کی عزت اے ڈوبتوں کو تیرانے والے اے مرتوں کو بچانے والے اے نعمت والے

یَا مُنْعِمُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُحْسِنُ َنْتَ الَّذِی سَجَدَ لَکَ سَوادُ اللَّیْلِ وَنُورُ النَّھارِ

اے جمال والے اے فضل والے اے احسان والے تو وہ ہے جس کو سجدہ کرتے ہیں رات کے اندھیرے دن کے اجالے چاند کی

وَضَوْئُ الْقَمَرِ، وَشُعاعُ الشَّمْسِ، وَدَوِیُّ الْماءِ، وَحَفِیفُ الشَّجَرِ یَا اﷲُ لاَ شَرِیکَ

چاندنیاں سورج کی کرنیں پانی کی روانیاں اور درختوں کی سرسراہٹیں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ ہمیں لوگوں نیک گماں

لَکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنا خَیْراً مِمَّا یَظُنُّونَ وَاغْفِرْ لَنا مَا لاَ یَعْلَمُونَ وَلاَ تُؤاخِذْنا بِما یَقُولُونَ

سے بھی زیادہ نیک بنا دے لوگ ہم کو اچھا سمجھتے ہیں ہمارے وہ گناہ بخش جن کو وہ نہیں جانتے اور جو کچھ وہ ہمارے بارے میں کہتے ہیں

حَسْبِیَ اﷲُ لاَ ِلٰه ِلاَّ ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ، وَھوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ

اس پرہماری گرفت نہ کر اللہ کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے ہمارا ایمان

آمَنَّا بِه کُلّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنا وَمَا یَذَّکَّرُ ِلاَّ ُولُوا الْاَلْبابِ، رَبَّنا لا تُزِغْ

ہے کہ سب کچھ ہمارے رب کیطرف سے ہے اور صاحبان عقل کے سوا کوئی نصیحت حاصل نہیں کرتا اے ہمارے رب ہمارے دلوں

قُلُوبَنا بَعْدَ ِذْ ھدَیْتَنا وَھبْ لَنا مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً ِنَّکَ َنْتَ الْوَھابُ ۔

کو ٹیڑھا نہ ہونے دے جبکہ ہمیں تو نے ہدایت دی ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بہت عطا کرنے والا ہے ۔

شیخ طوسی نے فرمایا کہ محرم کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھنا مستحب ہے مگر یوم عاشورہ کو عصر تک کچھ نہ کھائے پیئے، عصر کے بعد، تھوڑی سی خاک شفا سے فاقہ شکنی کرے، سید نے پورے ماہ محرم کے روزے رکھنے کی فضیلت لکھی اور فرمایا ہے کہ اس مہینے کے روزے انسان کو ہر گناہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔(۱)

تیسری محرم کا دن

یہ وہ دن ہے جس دن حضرت یوسف ـقید خانے سے آزاد ہوئے تھے ،جو شخص اس دن کا روزہ رکھے حق تعالیٰ اس کی مشکلات آسان فرماتا ہے اور اس کے غم دور کر دیتا ہے نیز حضرت رسول سے روایت ہوئی ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے ۔

نویں محرم کا دن

یہ روز تاسوعا حسینی ہے ،امام جعفر صادق ؑسے روایت ہے کہ نو(۹) محرم کے دن فوج یزید نے امام حسین ؑاور ان کے انصار کا گھیراؤ کر کے لوگوں کو ان کے قتل پر آمادہ کیا ابن مرجانہ اور عمر بن سعد اپنے لشکر کی کثرت پر خوش تھے اور امام حسینؑ کو ان کی فوج کی قلت کے باعث کمزور و ضعیف سمجھ رہے تھے ۔انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب امام حسین ؑکا کوئی یار و مددگار نہیں آسکتا اور

(۱) سوائے یوم عاشور کے کیونکہ اس دن کا روزہ مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک حرام ہے۔
عراق والے ان کی کچھ بھی مدد نہیں کرسکتے امام جعفر صادق ؑنے یہ بھی فرمایا کہ اس غریب و ضعیف یعنی امام حسین ؑ پر میرے والد بزرگوار فدا وقربان ہوں ۔

دسویں محرم کی رات

یہ شب عاشور ہے ،سید نے اس رات کی بہت سی بافضیلت نمازیں اور دعائیں نقل فرمائی ہیں ۔ان میں سے ایک سو رکعت نماز ہے ،جو اس رات پڑھی جاتی ہے اس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورئہ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ کہے :
سُبْحانَ اﷲِ، وَالحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلاَ اِلٰہ اِلاَّ اﷲُ، وَاﷲُ اَکْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاﷲِ
پاک تر ہے اللہ حمد اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگتر ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت وقوت مگر وہی جو
الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ ۔
خدائے بلند و برتر سے ملتی ہے ۔
بعض روایات میں ہے کہ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ کے بعد استغفار بھی پڑھے :اس رات کے آخری حصے میں چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃالکرسی۔دس مرتبہ سورئہ توحید دس مرتبہ سورئہ فلق اور دس مرتبہ سورئہ ناس کی قرائت کرے اور بعد از سلام سومرتبہ سورئہ توحید پڑھے :
آج کی رات چار رکعت نماز ادا کرے جس کی ہر رکعت میں سورئہ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورئہ توحید پڑھے ،یہ وہی نماز امیرالمؤمنین ہے کہ جس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اس نماز کے بعد زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرے حضرت رسول ؐ پر صلوات بھیجے اور آپ ؐ کے دشمنوں پر بہت لعنت کرے ۔
اس رات بیداری کی فضیلت میں روایت وارد ہوئی ہے کہ اس رات کو جاگنے والا اس کے مثل ہے جس نے تمام ملائکہ جتنی عبادت کی ہو، اس رات میں کی گئی عبادت ستر سال کی عبادت کے برابر ہے، اگر کسی شخص کیلئے یہ ممکن ہو تو آج رات کو اسے سر زمین کربلا میں رہنا چاہیے، جہاں وہ حضرت امام حسین ؑکے روضہ اقدس کی زیارت کرے اور حضرت امام حسین ؑ کے قرب میں شب بیداری کرے تاکہ خدا اس کو امام حسینؑ کے ساتھیوں میں شمار کرے جو اپنے خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔

دسویں محرم کادن

یہ یوم عاشور ہے جو امام حسینـ کی شہادت کا دن ہے یہ ائمہ طاہرین٪ اور ان کے پیروکاروں کیلئے مصیبت کا دن ہے اور حزن و ملال میں رہنے کادن ہے ،بہتر یہی ہے کہ امام علی ـ کے چاہنے اور ان کی اتباع کرنے والے مومن مسلمان آج کے دن دنیاوی کاموں میں مصروف نہ ہوں اور گھر کے لئے کچھ نہ کمائیں بلکہ نوحہ و ماتم اور نالہ بکاء کرتے رہیں ،امام حسین ـ کیلئے مجالس برپا کریں اور اس طرح ماتم و سینہ زنی کریں جس طرح اپنے کسی عزیز کی موت پر ماتم کیا کرتے ہوں آج کے دن امام حسینـ کی زیارت عاشور پڑھیں جو تیسرے باب میں ذکر ہوگی ،حضرت کے قاتلوں پر بہت زیادہ لعنت کریں اور ایک دوسرے کو امام حسینـ کی مصیبت پر ان الفاظ میں پرسہ دیں۔

َعْظَمَ االلهُ ُجُورَنا بِمُصابِنا بِالْحُسَيْنِ وَجَعَلَنا وَيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِينَ

اللہ زیادہ کرے ہمارے اجر و ثواب کو اس پر جو کچھ ہم امام حسینـ کی سوگواری میں کرتے ہیں اور ہمیں تمہیںامام حسینـ کے خون کا

بِثارِہ مَعَ وَلِيِّہ الْاِمامِ الْمَهدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ اَلسَّلَامُ

بدلہ لینے والوں میں قرار دے اپنے ولی امام مہدی کے ہم رکاب ہو کر کہ جو آل محمد ٪ میں سے ہیں ۔

ضروری ہے کہ آج کے دن امام حسینـ کی مجلس اور واقعات شہادت کو پڑھیں خود روئیں اور دوسروں کو رلائیں ،روایت میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ ـکو حضرت خضر ـسے ملاقات کرنے اور ان سے تعلیم لینے کا حکم ہوا تو سب سے پہلی بات جس پر ان کے درمیان مذاکرہ مکالمہ ہوا وہ یہ ہے کہ حضرت خضر ـنے حضرت موسیٰ ـکے سامنے ان مصائب کا ذکر کیا جو آل محمد ٪ پہ آنا تھے ،اور ان دونوں بزرگواروں نے ان مصائب پر بہت گریہ و بکا کیا ۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:میں مقام ذیقار میں امیرالمؤمنینـ کے حضور گیاتو آپ نے ایک کتابچہ نکالا جو آپ کا اپنا لکھا ہوا اور رسول اللہ کا لکھوایا ہوا تھا، آپ نے اس کا کچھ حصہ میرے سامنے پڑھا اس میں امام حسینـ کی شہادت کا ذکر تھا اور اسی طرح یہ بھی تھا کہ شہادت کس طرح ہو گی اور کون آپ کو شہید کرے گا ،کون کون آپ کی مدد و نصرت کرے گا اور کون کون آپ کے ہمرکاب رہ کر شہید ہوگا یہ ذکر پڑھ کر امیرالمؤمنینـ نے خود بھی گریہ کیا اور مجھ کو بھی خوب رلایا ۔مؤلف کہتے ہیں اگر اس کتاب میں گنجائش ہوتی تو میں یہاں امام حسینـ کے کچھ مصائب ذکر کرتا ،لیکن موضوع کے لحاظ سے اس میں ان واقعات کا ذکر نہیں کیا جاسکتا ،لہذا قارئین میری کتب مقاتل کی طرف رجوع کریں ۔خلاصہ یہ کہ اگر کوئی شخص آج کے دن امام حسینـ کے روضہ اقدس کے نزدیک رہ کر لوگوں کو پانی پلاتا رہے تو وہ اس شخص کی مانند ہے، جس نے حضرت کے لشکر کو پانی پلایا ہو اور آپ کے ہمرکاب کربلا میں موجود رہا ہو آج کے دن ہزار مرتبہ سورئہ توحید پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے، روایت میں ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے شخص پر نظر رحمت فرماتا ہے ،سید نے آج کے دن ایک دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے ۔جو دعائے عشرات کی مثل ہے ،بلکہ بعض روایات کے مطابق وہ دعا ئے عشرات ہی ہے ۔

شیخ نے عبداللہ بن سنان سے انہوں نے امام جعفر صادق ـ سے روایت کی ہے کہ یوم عاشور کو چاشت کے وقت چار رکعت نماز و دعا پڑھنی چاہیے کہ جسے ہم نے اختصار کے پیش نظر ترک کر دیا ہے پس جو شخص اسے پڑھنا چاہتا ہو وہ علامہ مجلسی کی کتاب زادالمعاد میں ملاحظہ کرے۔ یہ بھی ضروری اور مناسب ہے کہ شیعہ

مسلمان آج کے دن فاقہ کریں، یعنی کچھ کھائیں پئیں نہیں، مگر روزے کا قصد بھی نہ کریں عصر کے بعد ایسی چیز سے افطار کریں جو مصیبت زدہ انسان کھاتے ہیں مثلا دودھ یا دھی و غیرہ نیز آج کے دن قمیضوں کے گریبان کھلے رکھیں اور آستینیں چڑھا کر ان لوگوں کی طرح رہیں جو مصیبت میں مبتلا ہو تے ہیں یعنی مصیبت زدہ لوگوں جیسی شکل و صورت بنائے رہیں ۔

علامہ مجلسی نے زادالمعاد میں فرمایا ہے کہ بہتر ہے کہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ نہ رکھے کیونکہ بنی امیہ اور ان کے پیروکار ان دو دنوں کو امام حسینؑ کو قتل کرنے کے باعث بڑے بابرکت وحشمت تصور کرتے ہیں اور ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے ،انہوں نے بہت سی وضعی حدیثیں حضرت رسول کی طرف منسوب کر کے یہ ظاہر کیا کہ ان دو دنوں کا روزہ رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے حالانکہ اہلبیت٪ سے مروی کثیر حدیثوں میں ان دودنوں اور خاص کر یوم عاشور کا روزہ رکھنے کی مذمت آئی ہے ،بنی امیہ اور ان کی پیروی کرنے والے برکت کے خیال سے عاشورا کے دن سال بھر کا خرچہ جمع کر کے رکھ لیتے تھے اسی بنا پر امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص یوم عاشور اپنا دنیاوی کاروبار چھوڑے رہے تو حق تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت سب کاموں کو انجام تک پہنچا دے گا ،جو شخص یوم عاشور کو گریہ و زاری اور رنج و غم میں گزارے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن کو اس کیلئے خوشی و مسرت کا دن قرار دے گا اور اس شخص کی آنکھیں جنت میں اہلبیت٪ کے دیدار سے روشن ہوں گی ،مگر جو لوگ یوم عاشورا کو برکت والا دن تصور کریں اور اس دن اپنے گھر میں سال بھر کا خرچ لا کر رکھیں تو حق تعالیٰ ان کی فراہم کی ہوئی جنس و مال کو ان کے لئے بابرکت نہ کرے گا اور ایسے لوگ قیامت کے دن یزید بن معاویہ ،عبیداللہ بن زیاد اور عمرابن سعد جیسے ملعون جہنمیوں کے ساتھ محشور ہوں گے اس لئے یوم عاشور میں کسی انسان کو دنیا کے کاروبار میں نہیں پڑنا چاہیے اور اس کی بجائے گریہ و زاری ،نوحہ و ماتم اور رنج و غم میں مشغول رہنا چاہیے نیز اپنے اہل و عیال کو بھی آمادہ کرے کہ وہ سینہ زنی و ماتم میں اس طرح مشغول ہوں جیسے اپنے کسی رشتہ دار کی موت پر ہوا کرتے ہیں ۔آج کے دن روزے کی نیت کے بغیر کھانا پینا ترک کیئے رہیں اور عصر کے بعد تھوڑے سے پانی و غیرہ سے فاقہ شکنی کریں اور دن بھر فاقے سے نہ رہیں مگر یہ کہ اس پر کوئی روزہ واجب ہو جیسے نذر وغیرہ آج کے دن گھر میں سال بھر کیلئے غلہ و جنس جمع نہ کرے ،آج کے دن ہنسنے سے پرہیز کریں، اور کھیل کود میں ہرگز مشغول نہ ہوں اور امام حسینؑ کے قاتلوں پر ان الفاظ میں ہزار مرتبہ لعنت کریں:

اَللّٰهمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ

اے اللہ:امام حسین ؑکے قاتلوں پر لعنت کر

مؤلف کہتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوم عاشور کا روزہ رکھنے کے بارے میں جو حدیثیں آئیں وہ سب جعلی اور بناوٹی ہیں اور ان کو جھوٹوں نے حضرت رسول کی طرف منسوب کیا ہے :

اَللّٰهمَّ انَّ هذَا يُوْمَ تَبَرَكْتَ بِه بَنُوْ اُمَيَّةِ ۔

اے اللہ ! یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے بابرکت قرار دیا ہے ۔

صاحب شفا ء الصدور نے زیارت کے مندرجہ بالا جملے کے ذیل میں ایک طویل حدیث سے اس کی تشریح فرمائی ہے ۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی امیہ آج کے منحوس دن کو چند وجوہات کی بنا پر بابرکت تصور کرتے تھے ۔

(۱) بنی امیہ نے آج کے دن آیندہ سال کے لئے غلہ و جنس جمع کر رکھنے کو مستحب جانا اور اس کو وسعت رزق اور خوشحالی کا سبب قراردیا ،چنانچہ اہلبیت٪ کی طرف سے ان کے اس زعم باطل کی باربار تردید اور مذمت کی گئی ہے ۔

(۲)بنی امیہ نے آج کے دن کو روز عید قرار دیا اور اس میں عید کے رسوم جاری کیے ۔جیسے اہل و عیال کے لئے عمدہ لباس و خوراک فراہم کرنا ،ایک دوسرے سے گلے ملنا اور حجامت بنوانا وغیرہ لہذا یہ امور ان کے پیروکاروں میں عام طور پر رائج ہو گئے ۔
(۳)انہوں نے آج کے دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں وضع کیں اور اس دن روزہ رکھنے پر عمل پیرا ہوئے ۔
(٤)انہوں نے عاشور کے دن دعا کرنے اور اپنی حاجات طلب کرنے کو مستحب قرار دیا اس لئے اس سے متعلق بہت سے فضائل اور مناقب گھڑ لیے ،نیز آج کے دن پڑھنے کے لئے بہت سی دعائیں بنائیں اور انہیں عام کیا تاکہ لوگوں کو حقیقت واقعہ کی سمجھ نہ آئے چنانچہ وہ آج کے دن اپنے شہروں میں منبروں پر جو خطبے دیتے ،ان میں یہ بیان ہوا کرتا تھا کہ آج کے دن ہر نبی کے لئے شرف اور وسیلے میں اضافہ ہوا مثلا نمرود کی آگ بجھ گئی حضرت نوح کی کشتی کنارے لگی ،فرعون کا لشکر غرق ہوا حضرت عیسیٰ کو یہودیوں کے چنگل سے نجات حاصل ہوئی یعنی یہ سب امور آج کے دن وقوع میں آئے ۔تاہم ان کا یہ کہنا سفید جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے ۔

اس بارے میں شیخ صدوق نے جبلہ مکیہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے میثم تمار سے سنا وہ کہتے تھے: خدا کی قسم ! یہ امت اپنے نبی کے فرزند کو دسویں محرم کے دن شہید کرے گی اور خدا کے دشمن اس دن کو بابرکت دن تصور کریں گے یہ سب کام ہو کر رہیں گے اور یہ باتیں اللہ کے علم میں آچکیں ہیں یہ بات مجھے اس عہد کے ذریعے سے معلوم ہے ،جو مجھ کو امیرالمؤمنینؑ کی طرف سے ملا ہے جبلہ کہتے ہیں کہ میں نے میثم سے عرض کی کہ وہ لوگ امام حسینؑ کے روز شہادت کو کس طرح بابرکت قراردیں گے ؟تب میثم رو پڑے اور کہا لوگ ایک ایسی حدیث وضع کریں گے جس میں کہیں گے کہ آج کا دن ہی وہ دن ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم ؑکی توبہ قبول فرمائی۔
حالانکہ خدائے تعالیٰ نے ان کی توبہ ذی الحجہ میں قبول کی تھی وہ کہیں گے آج کے دن ہی خدانے حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا حالانکہ خدانے ان کو ذی القعدہ میں شکم ماہی سے نکالا تھا وہ تصور کریں گے کہ آج کے دن حضرت نوح ؑ کی کشتی جودی پر رکی ،جبکہ کشتی ١٨ ذی الحجہ کو رکی تھی وہ کہیں گے کہ آج کے دن ہی حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑکیلئے دریا کو چیرا ،حالانکہ یہ واقعہ ربیع الاول میں ہوا تھا خلاصہ یہ کہ میثم تمار کی اس روایت میں مذکورہ تصریحات وہ ہیں جو اصل میں نبوت و امامت کی علامات ہیں اور شیعہ مسلمانوں کے برسر حق ہونے کی روشن دلیل ہیں ۔ کیونکہ اس میں ان باتوں کا ذکر ہے جو ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں پس یہ تعجب کی بات ہے کہ اس واضح خبر کے باوجود ان لوگوں نے اپنے وہم وگمان کی بنا پر قراردی ہوئی جھوٹی باتوں کے مطابق دعائیں بنا لی ہیں جو بعض بے خبر اشخاص کی کتابوں میں درج ہیں کہ جن کو ان کی اصلیت کا کچھ بھی علم نہ تھا ۔

ان کتابوں کے ذریعے سے یہ دعائیں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہیں، لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا بدعت ہونے کے علاوہ حرام بھی ہے ان بدعت و حرام دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ، سُبْحانَ االلّٰهِ مِلئَ الْمِيزانِ، وَمُنْتَهى الْعِلْمِ، وَمَبْلَغَ
خدا کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے پاک ہے اللہ ترازو کے پورا ہونے علم کی آخری حدوں اور خوشنودی
الرِّضا، وَزِنَةَ الْعَرْشِ۔

کی رسائی اور وزن عرش کے برابر ۔
دو تین سطروں کے بعد یہ ہے کہ دس مرتبہ صلوات پڑھے پھر یہ کہے :
یَا قَابِلَ تَوْبَةِ آدَمَ یَوْمَ عاشُورائَ یَارافِعَ ِدْرِیسَ ِلَی السَّمائِ یَوْمَ عاشُورائَ یَا مُسَکِّنَ
اے روز عاشور آدم کی توبہ قبول کرنے والے اے عاشور کے دن ادریس کو آسمان پر لے جانے والے اے
سَفِینَةِ نُوحٍ عَلَی الْجُودِیِّ یَوْمَ عاشُورائَ، یَا غِیاثَ ِبْراهِیمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عاشُورائَ ۔
اے روز عاشور نوح کی کشتی کو جودی پہاڑ پر ٹکانے والے اے یوم عاشور ابراہیم کو آگ سے نجات دینے والے ...
اس میں شک نہیں کہ یہ دعا مدینے کے کسی ناصبی یا مسقط کے کسی خارجی نے یا ان کے کسی ہم عقیدہ نے گھڑی ہے ،اس طرح اس نے وہ ظلم کیا ہے جو بنی امیہ کے ظلم کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے یہ بیان کتاب شفاء الصدور کے مندرجات کا خلاصہ ہے جو یہاں ختم ہو گیا ہے ۔بہرحال یوم عاشور کے آخری وقت میں امام حسینؑ کے اہل حرم انکی دختران اور اطفال کے حالات و واقعات کو نظر میں لانا چاہیے کہ اس وقت میدان کربلا میں ان پر کیا بیت رہی ہے ۔جب کہ وہ دشمنوں کے ہاتھوں قید میں ہیں اور اپنی مصیبتوں میں آہ و زاری کررہے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ اہلبیتؑ پر وہ دکھ اور مصیبتیں آئی ہیں جو کسی انسان کے تصور میں نہیں آسکتیں اور قلم دان کو لکھنے کا یارا نہیں ،کسی شاعر نے اس سانحہ کو کیا خوب بیان کیا ہے :
فاجِعة ِنْ َرَدْتُ َکْتُبُها
مُجْمَلَةً ذِکْرَةً لِمُدَّکِرِ
یہ ایسی مصیبت ہے اگر اسے لکھوں
کسی یاد کرنے والے کیلئے مجمل سی یاد دھانی
جَرَتْ دُمُوعَی فَحالَ حائِلُها
مَا بَیْنَ لَحْظِ الْجُفُونِ وَالزُّبُرِ
تو میرے آنسو نکل پڑتے ہیں اور
میری آنکھوں اور اوراق کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں
وَقال قَلْبی بُقْیا عَلَیَّ فَلاَ
وَااللهِ مَا قَدْ طُبِعْتُ مِنْ حَجَرِ
میرا دل کہتا ہے رحم کر مجھ پر نہیں میں
بخدا کو ئی پتھر کہ میری تو جان نکلے جارہی
بَکَتْ لَها الْأَرْضُ وَالسَّمائُ
وَمَا بَیْنَهما فی مَدامِعٍ حُمُرِ
اس پر روئے ہیں زمین و آسماں
اور جو کچھ ان کے درمیان ہے خون کے آنسو

زیارت

یوم عاشور کے آخر وقت کھڑا ہو جائے اور رسول اللہ ، امیرالمؤمنین، جناب فاطمہ، امام حسن اور باقی ائمہؑ جو اولادامام حسینؑ میں سے ہیں ،ان سب پر سلام بھیجے اور گریہ کی حالت میں ان کو پرسہ دے اور یہ زیارت

پڑھے :

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ االلهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ االلهِ،

آپ پر سلام ہو اے آدم کے وارث جو برگزیدئہ خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے نوح کے وارث جو اللہ کے نبی ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ ِبْراهِيمَ خَلِيلِ االلهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ مُوسى کَلِيمِ االلهِ

آپ پر سلام ہو اے ابراہیم کے وارث جو اللہ کے دوست ہیں آپ پر سلام ہو اے موسیٰ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ عِيسى رُوحِ االلهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ االلهِ

آپ پر سلام ہو اے عیسٰی کے وارث جو خدا کی روح ہیں آپ پر سلام ہو اے محمد کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ عَلِيٍّ َمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لِيِّ االلهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وارِثَ

آپ پر سلام ہو اے علی کے وارث جو مؤمنوں کے امیر اور ولی خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے حسن

الْحَسَنِ الشَّهِيدِ سِبْطِ رَسُولِ االلهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُولِ االلهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ

کے وارث جو شہید ہیں اللہ کے رسول کے نواسے ہیں آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول کے فرزند آپ پر سلام ہو

يَابْنَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ

اے بشیر و نذیر اور وصیوں کے سردار کے فرزند آپ پر سلام ہو اے فرزند فاطمہ جو جہانوں کی عورتوں کی

الْعالَمِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا َبا عَبْدِ االلهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خِيَرَةَ االلهِ وَابْنَ خِيَرَتِه،

سردار ہیں آپ پر سلام ہو اے ابو عبداللہ آپ پر سلام ہو اے خدا کے پسند کیے ہوئے اور پسندیدہ کے فرزند

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا ثارَ االلهِ وَابْنَ ثارِه، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ َ يُّها الْوِتْرُ الْمَوْتُورُ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے شہید راہ خدا اور شہید کے فرزند آپ پر سلام ہو اے وہ مقتول جس کے قاتل ہلاک ہوگئے آپ پر

عَلَيْکَ َيُّها الْاِمامُ الْهادِي الزَّکِيُّ وَعَلى َرْواحٍ حَلَّتْ بِفِنائِکَ وَقامَتْ فِی جِوارِکَ

سلام ہو اے ہدایت و پاکیزگی والے امام اور سلام ان روحوں پر جوآپ کے آستاں پر سوگئیں اور آپ کی قربت میں رہ رہی ہیں

وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِکَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ مِنِّی مَا بَقِيتُ وَبَقِیَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ،

اور سلام ہو ان پر جو آپکے زائروں کیساتھ آئیں میرا آپ پر سلام ہو جب تک میں زندہ ہوں اور جب تک رات دن کا سلسلہ قائم ہے

فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصابُ فِی الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِی َهلِ السَّمٰوَاتِ

یقینا آپ پر بہت بڑی مصیبت گزری ہے اور اس سے بہت زیادہ سوگواری ہے مومنوں اور مسلمانوں میں آسمانوں میں رہنے والی

َجْمَعِينَ وَفِی سُکَّانِ الْاَرَضِينَ فَِنَّا لِلّٰه وَِنَّا ِلَيْه راجِعُونَ، وَصَلَواتُ االلهِ

ساری مخلوق میں اور زمین میں رہنے والی خلقت میں پس اللہ ہم ہی کیلئے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے خدا کی رحمتیں

وَبَرَکاتُه وَتَحِيَّاتُه عَلَيْکَ وَعَلى آبائِکَ الطَّاهِرِينَ الطَّيِّبِينَ الْمُنْتَجَبِينَ وَعَلى ذَرارِيهِمْ

ہوں اس کی برکتیں آپ پر سلام ہو اور آپ کے آباء واجداد پر جو پاک نہاد نیک سیرت اور برگزیدہ ہیں اور ان کی

اولاد پر

الْهداةِ الْمَهدِيِّینَ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلایَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلَی رُوحِکَ وَعَلَی ٲَرْواحِهِمْ،

کہ جو ہدایت یافتہ پیشوا ہیں آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اور ان سب پرسلام ہو آپ کی روح پر اور ان کی روحوں پر

وَعَلَی تُرْبَتِکَ وَعَلَی تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهِمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَرِضْواناً وَرَوْحاً وَرَیْحاناً اَلسَّلامُ

اور سلام ہو آپکے مزار پر اور ان کے مزاروں پر اے اللہ !ان سے مہربانی خوشنودی مسرت اور خوش روئی کے ساتھ پیش آئے آپ

عَلَیْکَ یَا مَوْلایَ یَا ٲَبا عَبْدِ اﷲِ یَابْنَ خاتَمِ النَّبِیِّینَ، وَیَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّینَ، وَیَابْنَ

پر سلام ہو اے میرے سردار اے ابوعبداللہ اے نبیوں کے خاتم کے فرزند اے اوصیاء کے سردار کے فرزند اے جہانوں

سَیِّدَةِ نِسائِ الْعالَمِینَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا شَهِیدُ، یَابْنَ الشَّهِیدِ، یَا ٲَخَ الشَّهِیدِ، یَا ٲَبَا

کی عورتوں کی سردار کے فرزند آپ پر سلام ہو اے شہید اے فرزند شہید اے برادر شہید اے پدر

الشُّهدائِ ۔ اَللّٰهِمَّ بَلِّغْه عَنِّی فی هذِهِ السَّاعَةِ وَفِی هذَا الْیَوْمِ وَفِی هذَا الْوَقْتِ وَفِی

شہیداں اے اللہ! پہنچا ان کو میری طرف سے اس گھڑی میں آج کے دن میں اور موجودہ وقت میں اور ہرہر

کُلِّ وَقْتٍ تَحِیَّةً کَثِیرَةً وَسَلاماً، سَلامُ اﷲِ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اﷲِ وَبَرَکاتُه یَابْنَ سَیِّدِ

وقت میں بہت بہت درود اور سلام، آپ پر اللہ کا سلام ہواللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے جہانوں

الْعالَمِینَ وَعَلَی الْمُسْتَشْهدِینَ مَعَکَ سَلاماً مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَالنَّهارُ اَلسَّلامُ

کے سردار کے فرزند اور ان پرجو آپ کے ساتھ شہید ہوئے سلام ہو لگاتار سلام جب تک رات دن باہم ملتے ہیں

عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ الشَّهیدِ، اَلسَّلامُ عَلَی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الشَّهیدِ، اَلسَّلامُ

حسین ابن علی شہید پر سلام ہو علی ابن حسین شہید پر سلام ہو

عَلَی الْعَبَّاسِ بْنِ ٲَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ الشَّهیدِ اَلسَّلامُ عَلَی الشُّهدائِ مِنْ وُلْدِ ٲَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ

عباس ابن امیر المؤمنین شہید پر سلام ہوان شہیدوں پر سلام ہو جو امیرالمؤمنین کی اولاد میں سے ہیں

اَلسَّلامُ عَلَی الشُّهدائِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ، اَلسَّلامُ عَلَی الشُّهدائِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَیْنِ،

ان شہیدوں پر سلام ہو جواولاد حسن سے ہیں ان شہیدوں پر سلام ہو جو اولاد حسین سے ہیں

اَلسَّلامُ عَلَی الشُّهدائِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِیلٍ اَلسَّلامُ عَلَی کُلِّ مُسْتَشْهدٍ مَعَهمْ مِنَ

ان شہیدوں پر سلام ہو جو جعفر اور عقیل کی اولاد سے ہیں مومنوں میں سے ان سب شہیدوں پر سلام ہو جو ان کے ساتھ

الْمُؤْمِنِینَ ۔ اَللّٰهمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهمْ عَنِّی تَحِیَّةً کَثِیرَةً وَسَلاماً ۔

شہید ہوئے اے اللہ! محمد و آل محمد پر رحمت نازل کر اور پہنچا ان کو میری طرف سے بہت بہت درود اور سلام

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اﷲِ ٲَحْسَنَ اﷲُ لَکَ الْعَزائَ فی وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ، اَلسَّلامُ

آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر

عَلَیْکِ یَا فاطِمَةُ ٲَحْسَنَ اﷲُ لَکِ الْعَزائَ فی وَلَدِکِ الْحُسَیْنِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا ٲَمِیرَ

سلام ہو اے فاطمہ خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر سلام

ہو اے

الْمُؤْمِنِینَ َحْسَنَ االلّٰہُ لَکَ الْعَزائَ فِی وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا َبا مُحَمَّدٍ

امیرالمؤمنین خدائے تعالیٰ آپ کے فرزند حسین کے بارے میں آپ کے ساتھ بہترین تعزیت کرے آپ پر سلام ہو اے ابومحمد

الْحَسَنَ َحْسَنَ االلّٰہُ لَکَ الْعَزائَ فَی َخِیکَ الْحُسَیْنِ، یَا مَوْلایَ یَا َبا عَبْدِ االلّٰہِ

حسن خدائے تعالیٰ آپکے بھائی حسین کے بارے میں آپکے ساتھ بہترین تعزیت کرے اے میرے سردار اے ابوعبداللہ

اَنَا ضَیْفُ االلّٰہِ وَضَیْفُکَ وَجارُ االلّٰہِ وَجارُکَ، وَ لِکُلِّ ضَیْفٍ وَجارٍ قِریً وَقِرایَ فِی

میں اللہ کا مہمان اور آپ کا مہمان ہوں اور خدا کی پناہ اور آپکی پناہ میں ہوں یہاں ہر مہمان اور پناہ گیر کی پذیرائی ہوتی ہے اور اس

ھذَا الْوَقْتِ َانْ تَسْئَلَ االلّٰہَ سُبْحانَہ وَتَعَالی َنْ یَرْزُقَنِی فَکَاکَ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ

وقت میری پذیرائی یہی ہے کہ آپ سوال کریں اللہ سے جو پاک تر اور عالی قدر ہے یہ کہ میری گردن کو عذاب جہنم سے آزاد کردے

اِنَّہ سَمِیعُ الدُّعائِ قَرِیب مُجِیب ۔

بے شک وہ دعا کا سننے والا ہے نزدیک تر قبول کرنے والا ۔

پچیسویں محرم کا دن

بہت سے علما کے نزدیک ۲۵ محرم ۹٤ھ کے دن امام زین العابدینؑ کی شہادت واقع ہوئی تھی، بعض علماء نے آپکی شہادت کا دن ۱۲ محرم ۹۵ھ بیان کیا ہے، کہ جس سال کو سنۃالفقہاء کا نام دیا گیا ہے ۔